رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا | عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

خدا تعالےٰ نے اس بات کے ثابت کرنیکے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ ... لیکن پھر بھی ××× لوگ ××××× نہیں مانتے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۷)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو۔

چندہ غیر ممالک سے سات روپیہ (عـــہ)

چندہ مقامی خریداران ساڑھے چار روپے (للعہ)

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۲ | مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲۔ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۴۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت کسی قدر علیل ہے۔ صلحاء خدا تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہیں۔ کہ مولا کریم اس ہادیٔ قوم کو ہر ایک قسم کی علالتوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ اہل بیت میں خیر و عافیت ہے۔

۲۶-۲۷-۲۸- نومبر کو مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا ٹورنمنٹ ہُوا۔ اور طلباء کی چار پارٹیوں کے ایک دوسرے سے میچ ہوئے۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بمعہ کل اپنے ساتھیوں کے دو دن کئی ایک گاؤں میں تبلیغ کر کے واپس آ گئے ہیں۔

اس اخبار میں درس کے اوراق نہ چھپ سکنے کی وجہ سے شائع نہیں ہو سکے۔ انشاء اللہ اگلے اخبار میں شائع ہوں گے۔ اور ۲ دو ورق شائع کر کے کمی کو پورا کر دیا جاویگا۔ ہائی سکول کے ہال پر قینچیاں چڑھ چکی ہیں۔ اور چھت پٹنی شروع ہو گئی ہے۔

تازہ خبریں

۲۷- نومبر ۱۹۱۴ء

دہلی ۲۷- نومبر۔ حضور وائسرائے کو تارہائے ذیل موصول ہوئے ہیں۔

فرنچ و برٹش محاذ کے بہت بڑے حصے پر گذشتہ سہ شنبہ سے خاموشی طاری ہے۔ پالا نہایت شدت سے پڑ رہا ہے۔ بہت سے سپاہی سردی سے ایسے سُن ہو گئے۔ کہ انہیں سبکدوش کر کے خندقوں سے باہر اٹھا کر لایا گیا۔ باوجود سکون کے شب و روز آتش فشانی ہوتی رہتی ہے اور گولے پھٹ کر ہر لائین کے آدمیوں کو مسلسل ہلاک و زخمی کرتے رہتے ہیں۔

روسی خبریں پولینڈ کی حالت کے متعلق خاموش ہیں۔ اور فتح کا اظہار نہیں کرتیں۔

ٹائمز کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ زیبرگ کی ڈو برٹش جنگی جہازات کی گولہ باری سے وہ تمام بحری سامان جو تارپیڈو کے حملہ یا انگلستان پر یورش کے ارادہ سے لایا گیا تھا۔ تباہ ہو گیا۔

ہواس ایجنسی کا ایک تار چندر نگر میں اس مضمون کا موصول ہوا ہے۔ کہ کل فرانس اور بلجئیم کے شمالی محاذ میں گولہ باری چنداں شدید نہ تھی۔ ارگون کے بعض مقامات میں کچھ پیشقدمی کی گئی ہے۔

زاریور کے علاقہ سرویا میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ یہاں آسٹرویوں کے پانچ آرمی کورز بتلائے جاتے ہیں۔ جن کی غرض یہ ہے۔ کہ جنگ کے اس مرکز کا قطعی طور پر فیصلہ کر دیا جائے۔

پیٹروگراڈ۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ارض روم میں ترکوں کا تعاقب اختتام کو پہنچ گیا ہے۔

خالصہ کالج امرتسر کے ایک انگریز پروفیسر پر ایک سکھ نے کلہاڑی

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا)

جنگِ یورپ

رُوسی فتح عظیم - روسی فوجیں ہنگری میں داخل ہوگئی ہیں لوڈز کے نواح میں لڑائی جاری ہے - جرمنوں کی جس جمعیت عظیمہ نے بتاریخ ۲۰ - نومبر مقامات سٹرکو - برزبزنی - کلوس - کارزگو اور توزن کے علاقہ پر حملہ کیا تھا وہ اب رُوسیوں کے دباؤ کے نیچے ہے - اور شمال کی طرف نکل جانے کی بے حد کوشش کر رہی ہے - ہم قیدی وزنی توپیں اور میدانی توپیں پکڑ چکے ہیں - لوڈز کے معرکہ میں نتیجہ ہمارے موافق نکلا - اور زنگو داو کراکو کے علاقہ کی لڑائی میں ہمیں نمایاں غلبہ ملا -

برطانوی ہوائی تاخت - لندن ۲۶ - نومبر - جنوا (سوئٹزرلینڈ) کی خبر ہے کہ فریڈرک ہیون کے ہوائی کارخانہ پر انگریزی طیاروں سے جو بم پھینکے گئے تھے - ان میں سے ایک شیڈ کی چھت کو چیرتا ہوا ایک تازہ مکمل شدہ ہوائی جہاز پر جا پڑا - اور اسے سخت نقصان پہنچایا - مگر کاریگروں کو اس کا راز فاش نہ کرنے کی سخت تاکید کیگئی ہے ؀

مغربی محاربہ - پیرس ۲۶ - نومبر - کل کوئی اہم معرکہ نہ ہوا - بجانب شمال گولہ باری بھی کمزور ہوئی - پیدل فوج کا ہم پر کوئی حملہ نہ ہوا - بعض مقامات میں ہم نے خفیف ترقی کی - علاقہ اراس میں گولہ باری جاری ہے - دشمن نے بمقام مسی پر حملہ کرکے سخت منہ کی کھائی - مقام سوان کے مغرب میں ہم آگے بڑھ گئے ارگون - ووور - لورین ووا کس میں سکوت رہا - ہر جگہ خاص واجس کی بلندیوں پر بکثرت برف گری -

جرمن جہاز کی غرقابی - کوپن ہیگن - ۲۴ - نومبر - جرمنوں کی تباہ کن کشتی ایس ۱۲۴ جس نے اپنی روشنیاں گل کر رکھی تھیں - ڈنمارک کے ایک جہاز سے ساؤنڈ کے داخلہ پر ٹکرا گئی - رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ تباہ کن کشتی غرق ہوگئی ؀

جرمن احتیاط - لنڈن ۲۵ - نومبر - ڈنمارک کی خبر ہے - کہ جرمن نہر کیل کی حفاظت کے لئے مورچوں کے سلسلہ کو بعجلت مستحکم کر رہے ہے اور صوبہ شلوگ - ہولسٹنین میں دھڑا دھڑ فوجیں جمع کر رہے ہیں ؀

برطانوی بحری گولہ باری - لنڈن ۲۶ - نومبر - زی بروگ سے بھاگ کر آنے والے باشندوں نے ہالینڈ پہونچ کر بیان کیا کہ برطانوی جہازوں کا پہلا ہی گولہ ان جرمنوں سے بیچ گر کر پھٹا - جو غوطہ خور کشتیوں کو جوڑ رہے تھے - اور کہ اس گولہ سے ۱۷ جرمن ہلاک ہوئے - جرمن بحری شاف بیلیس ہوٹل میں فروکش تھا یہ ہوٹل بھی گولوں سے مسمار ہوگیا ؀

رُوسی ترکی محاربہ - پٹروگراڈ - ۲۶ - نومبر - ترکی لشکر اعظم شکست کھا کر ارض روم کی طرف بھاگا جا رہا ہے - روسی تعاقب میں ہیں - اور بہت سے قیدی مع سامان حرب پکڑے جا چکے ہیں - سڑکیں منجمد لاشوں سے پٹ رہی ہیں - ترک بظاہر حال ارض روم اور دیو بورنو کے قلعوں کی پناہ میں بھاگے جا رہے ہیں ؀

روسی تدبیر - لنڈن - ۲۶ - نومبر - ٹائمز کا خیال ہے کہ دسٹولا وارٹا محاذ پر روسی سپہ سالار صرف دشمن کو روکے رہنے پر اکتفا کرکے اصل حملہ کسی اور طرف سے کریگا ؀

مصافی جہاز غرق - لنڈن - ۲۶ - نومبر - مسٹر چرچل وزیر بحر کا بیان ہے کہ شہنشاہ معظم کا مصافی جہاز "بلورک" بندر شیرنس میں تباہ ہوگیا ہے - سات آٹھ سو اہل عملہ میں سے صرف بارہ آدمی بچے (شیرنس کا بندر دریا ٹیمس کے دہانہ سے دس بارہ میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب دریا میڈوے کے دہانہ پر لنڈن کے مشرقی مضافات سے تیس میل بجانب مشرق ساحل بحر پر واقع ہے - تار میں وجہ بربادی نہیں بتائی گئی - مگر غالباً کسی جرمن غوطہ خور کشتی ہی کی کارروائی ہوگی ؀

۲۶ - نومبر ۱۹۱۴ء

ٹائمز کی رائے میں گرینڈ ڈیوک سپہ سالار افواج روسیہ وسچولا وارٹا محاذ پر دشمن کو محض روکے ہوئے ہے - اور کسی اور مقام پر اس کی جنگی حکمت عملی نشو و نما پا رہی ہے ؀

میجر جنرل فریزر ٹائمز میں لکھتا ہے کہ جو سپاہ جرمن بندرگاہوں سے جہازوں پر سوار ہوئی ہے اس کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کونگسبرگ اور ڈانزگ کی کمک کو جا رہی ہے ؀

سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ہندوستانی فنڈ کی مقدار ۹۲ ہزار پونڈ تک پہنچ گئی ہے -

پانیر کو ولایت سے خاص تار پہنچا ہے کہ ٹائمز کا نامہ نگار فلینڈرکیلے پر آخری سخت جرمن حملہ کی پیشگوئی کرتا ہے اسے آخری حملہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ دشمن ساتھ ہی فوری مراجعت کے لئے تیار ہو رہا ہے - نامہ نگار مذکور سپاہ سے بھری ہوئی بہت سی ٹرینوں کی نقل و حرکت کا ذکر کرتا ہے - جس کا مقصد کسی اور جگہ متحدہ افواج کی صفوف کو توڑنے کی از سر نو کوشش کرنا ہی ہو ؀

ہندوستان کی خبریں

چہار شنبہ کو ترلوک ناتھ چکرورتی کو جو باریسال کے مقدمہ سازش کا ایک مشتبہ شخص ہے - کلکتہ پولیس نے گرفتار کرلیا ہے ؀

مسٹر نور الحق ڈپٹی مجسٹریٹ کندراپارہ کو اپنے گھر میں کسی غیر معلوم شخص نے ہلاک کر دیا ہے - قاتل ہنوز گرفتار نہیں ہوا

کلکتہ کی جو نئی بندرگاہ تعمیر ہو رہی ہے - شہنشاہ معظم نے اس کا نام "کنگ جارج ڈک" کی منظوری مرحمت فرمائی ہے

گورنمنٹ کینیڈا نے تجویز کی ہے کہ ۱۳ - مارچ ۱۹۱۵ء تک ہندوستانی مزدوروں اور کاریگروں کو برٹش کولمبیا میں داخل نہیں ہونے دیا جائیگا - اسلئے جو لوگ وہاں جانے کا قصد رکھتے ہوں - انہیں نہ جانا چاہیئے ؀

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے کہ برٹش ہندوستان پر ہوائی جہاز پر کوئی پرواز نہ کرے - نہ ہندوستان میں اور نہ اس کے سمندر میں کوئی ہوائی جہاز داخل ہو ؀

اعلان ضروری

مکانات کے انتظام کے لئے اور دیگر ضروری امور کے لئے جلسہ پر آنیوالے مہمانوں کی تعداد کا معلوم ہونا ضروری ہے - اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب جلسہ پر تشریف لانیوالے ہیں وہ اپنی لوکل انجمن کے سکرٹری صاحب کو اپنا نام لکھادیں تاکہ وہ ایک فہرست میں آنیوالے مہمانوں کی تعداد سے مجھے اطلاع دیں جہاں کوئی انجمن نہ ہو یا وہ کسی قریب کی انجمن میں اپنا نام نہ درج کرا سکیں تو وہ احباب براہ راست مجھے اطلاع دیں - ممنون ہونگا ؀

خاکسار - عبد العزیز - منتظم مکانات قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم دسمبر ۱۹۱۴ء

کچھ "الفضل" کی نسبت

خریداروں سے الفضل کے چند نمونے کے طور پر پرچے نکال کر یہ رائے طلب کیگئی تھی کہ وہ مضامین کی اس طرز کو پسند کرتے ہیں یا اس طرز کو جس پر اخبار شائع ہو رہا ہے ۔ اور ہفتہ میں تین بار یا ہفتہ وار شائع ہونے کی نسبت برسبیل تذکرہ بہت مختصر سا ذکر کیا گیا تھا ۔ اس کے متعلق آج تک جس قدر خطوط موصول ہوئے ہیں ۔ انہیں سے سب سے زیادہ ان اصحاب کے خطوط کی تعداد ہے جو الفضل کے اس دن کا بڑے شوق اور اضطراب سے انتظار کرتے ہیں جبکہ یہ ہر روز ان کے پاس پہنچے ۔ تاکہ وہ روزانہ اپنے مطاع حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خیر و عافیت اور روح پرور کلمات سے مستفیض ہوتے رہیں ۔ یہ احباب چونکہ دوسرے دن اخبار کے پڑھنے اور دربار مسیح کے حالات کا مزا چکھنے کے عادی ہو چکے ہیں ۔ اسلئے اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے ۔ کہ ہفتہ وار اخبار شائع کرنے کا نام بھی ان کے سامنے لیا جائے ۔ بلکہ وہ اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ اخبار جلدی روزانہ کیا جائے ۔ گو اسوقت اخبار کا روزانہ کیا جانا مشکل ہے ۔ لیکن ہم بھی خدا تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ایسا موقعہ عطا فرمائے ۔ کہ ہم اپنے برادران کے اس شوق اور آرزو کو پورا کر سکیں ۔ پھر ان سے کم ان اصحاب کے خطوط ہیں ۔ جنہوں نے یہ تو نہیں لکھا کہ اخبار روزانہ ہو ۔ لیکن ہفتہ میں تین بار رکھنے کی سخت تاکید کرتے ہیں ۔ باقی ایک دو خط ایسے ہیں ۔ جن میں مختلف مشورے دیئے گئے ہیں ۔ ان خطوط سے مجموعی طور پر جو اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ خریداران الفضل ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ الفضل ترقی معکوس کرے ۔ اور ہم بھی انہیں یقین دلاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے الفضل کو تمام دنیا سے برگزیدہ مالک عطا فرمائے ہوئے ہیں جو اس کی موجودہ حالت کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ایک کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ اور صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچائیں ورنہ الفضل کی جو کچھ مالی حالت ہے وہ تو کسی پچھلے پرچہ میں بتائی جا چکی ہے ؀

وہ اطلاع جو متواتر تین پرچوں میں شائع کیگئی تھی ۔ اخبار کے مضامین کے متعلق رائے طلب کرنے کے لئے تھی ۔ لیکن خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ خریداران الفضل اخبار کے متعلق ایک خفیف سا یہ اشارہ پڑھ کر کہ "بعض مشورہ دیتے ہیں کہ پھر ہفتہ وار نکلے" اسقدر بے چین ہوئے ہیں کہ اصل بات کو انہوں نے محسوس ہی نہیں کیا ۔ اور یہی وجہ ہے کہ صرف دو خطوں میں مضامین کا ذکر ہے اور باقی سب کے سب اخبار کے روزانہ اور ہفتہ میں تین بار شائع ہونے کے متعلق زور دے رہے ہیں اور اخبار کے مضامین کو ہر حالت کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔ اخبار کے تین بار ہفتہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہونے کے متعلق تو ہم یقین دلا چکے ہیں اب ہم یہ بھی بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اخبار کے مضامین کو اعلےٰ پیمانہ پر شائع کرنے کے متعلق بھی کوشش کیجا رہی ہے ۔ اور خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ بہت جلدی اس کو بارآور کریگا ۔ اور اخبار کو عمدہ کاغذ پر نکالنے کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے ۔ لیکن ایک بہت بڑا سوال جو الفضل کے متعلق درپیش ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مالی حالت کو کس طرح بہتر بنایا جائے ۔ واجب الاحترام مالکان اخبار نے باوجود اس کے کہ اس سال کی ششماہی میں ہی اخبار کا روپیہ ختم ہو چکا ہے ۔ اخبار کو مضامین ۔ لکھائی ۔ چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے پہلے کی نسبت اعلےٰ درجہ پر پہنچانے کا فیصلہ بھی کر دیا ہے ۔ مگر سوال یہی رہ جاتا ہے کہ اس کے خرچ کو پورا کرنے کی کوئی تدبیر کی جائے ۔ خریداروں سے جو استفسار کیا گیا تھا ۔ اس کے جواب میں چار قسم کی رائیں دی گئی ہیں بعض نے لکھا ہے کہ چونکہ الفضل نے قوم کی خدمت کرتے ہوئے اسقدر اخراجات کو برداشت کیا ہے اس لئے قوم پر ہی ان کا ڈالنا ضروری ہے ۔ بعض نے لکھا ہے کہ الفضل نے خریداروں کے فائدے اور ان کی پسندیدگی کی تعمیل کرتے ہوئے نقصان اٹھایا ہے ۔ اس لئے یہ خریداروں پر ہی تقسیم کر کے وصول کرنا چاہیئے ۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے ۔ کہ موجودہ چندۂ اخبار میں اضافہ کیا جائے تاکہ نقصان نہ اٹھانا پڑے ۔ تو بعض نے خاص طور پر الفضل کے لئے امدادی چندہ دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے ۔ لیکن ان سب احباب کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں کہ مالکان اخبار ہرگز اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اس کیلئے چندہ کریں اور نہ وہ یہ امر ہی پسند کرتے ہیں ۔ کہ اس کی قیمت بڑھائی جائے اور جب تک سخت مجبوری نہ پیدا ہو وہ اخبار کی قیمت کا بڑھانا گوارا نہیں کرتے ۔ پس اگر کوئی طریق الفضل کی امداد کا ہے تو وہ یہ ہے کہ ۔ خریداروں کی تعداد کے بڑھانے میں سعی کیجائے تاکہ ایک تو الفضل کی آواز ایک کثیر جماعت تک پہنچے ۔ اور اس کے اجراء کی اصل غرض پوری ہو اور دوسرے خریداروں کے بڑھنے سے اخبار بھی دن بدن اعلیٰ پیمانہ پر شائع ہو سکے ۔ الفضل کے اجراء کی غرض مخلوق خدا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ظاہر کرنا اور ان لوگوں میں جن پر یہ صداقت ظاہر ہو چکی ہے بیداری اور ہوشیاری کی روح خدمت دین کے لئے پھونکنا ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ ہر ایک احمدی تک ہی نہیں بلکہ غیر احمدیوں تک بھی اخبار کو پہنچایا جاوے ۔ پس اگر الفضل سے محبت رکھنے والے اور اس کے بغیر بے چین رہنے والے احباب چاہتے ہیں کہ اس کی مالی حالت مضبوط ہو جائے اور یہ دن بدن ان کو ترقی کرتا ہوا نظر آئے ۔ تو وہ خریداروں کے بڑھانے کی طرف بہت زیادہ توجہ فرمائیں تاکہ الفضل کی عمدہ طریق پر امداد بھی ہو جائے ۔ اور اس کے واجب الاحترام مالکوں کے دل بھی یہ دیکھ کر خوش ہو جائیں کہ ہمارے جاری کئے ہوئے چشمۂ آبحیات سے بہت سے لوگ سیراب ہو رہے ہیں ۔ اور اپنی روحانی غذا حاصل کر رہے ہیں ۔ ہم خریداران الفضل کی خدمت میں مکرر عرض کرتے ہیں کہ یہی ایک ایسا طریق ہے جس سے وہ الفضل کی امداد کر سکتے ہیں ۔ ورنہ اور کسی قسم کی امداد کا ان سے لیا جانا دور از قیاس ہے ۔ اس لئے الفضل کی بہتری کے لئے ہی خواہانِ الفضل کے پیش نظر جو بات ہر وقت ہونی چاہیئے وہ یہی ہے کہ وہ خریداروں کی تعداد میں اضافہ کرنے میں لگے رہیں ؀

ہم امید کرتے ہیں کہ صاحبان خریداروں کے بڑھانے کی کوشش کے نتیجہ سے بہت جلدی ہمیں شکرگذاری کا موقع دینگے ؀

[illegible]

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّٰهِ

الاسلام

اللہ ۔ صفاتِ الٰہیہ ۔ رحمانیّت

الفضل کے گذشتہ عنوان الاسلام کے ماتحت اللہ کی صفت ربوبیت پر مبسوط بحث تھی ۔ اور عام مناظر فطرت سے بتایا تھا ۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی خاص صفت ربّ سے دنیا کی ہر شے میں نظر آرہا ہے ۔ اور تمام اشیاء سے اس کی صفت رب العالمین کا جلوہ ظاہر اور باہر ہے ۔ اب ہم قارئین کرام کو اللہ تعالےٰ کی صفت رحمانیت کا آشکارا ہونا دکھاتے ہیں ۔

رحمٰن اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے ۔ جس کے ذریعہ وہ اپنی مخلوقات پر بغیر کسی محنت اور کوشش کے رحم اور فضل نازل فرماتا ہے ۔ مثلاً انسان کی پیدائش سے پہلے تمام وہ سامان اور اسباب جو اس کی بقاء کے لئے ضروری تھے ۔ وہ سب اللہ تعالیٰ نے محض اپنے تفضل اور احسان سے پہلے اس کے لئے مہیا کر رکھے تھے ۔ زمین اس کے رہنے اور چلنے کو بنا دی ۔ سورج اس کے معیشت کے سامان مہیا کرنے کیلئے اور روشنی کے لئے بنا دیا ہوا ہے ۔ ہوا اس کے سانس لینے کیلئے پہلے سے ہی پیدا کر دی ۔ غرضیکہ وہ اشیاء جن کے بغیر انسانی بقا معرض خطر ہو جاتی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے بغیر کسی کوشش اور محنت کے انسان کے لئے موجود کر دیں ۔

دنیا کے کارخانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں ۔ کہ بعض کام انسان کے اس کی کوشش اور محنت ۔ اور دعا کے بغیر ہو رہے ہیں اور بعض کیلئے محنت ۔ کوشش اور دُعاء وغیرہ وسائط اور ذرائع کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ مفت انسانوں کو ہوا اور روشنی سے متمتع فرماتا رہتا ہے اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ۔ کہ گندم بونے والا ہی گندم کی فصل کا امیدوار ہو سکتا ہے ۔ پس یہی وجہ ہے ۔ کہ جیسا کہ افعال الٰہیہ اپنے اندر دو شقیں رکھتے ہیں ۔ اسی طرح کلام الٰہی نے بھی اللہ تعالیٰ کے افعال کے مطابق دو علیحدہ علیحدہ اللہ کے نام تجویز کئے ہیں ۔ پہلی قسم کے افعال جس صفت الٰہیہ سے صدور میں آتے ہیں ۔ اُسے رحمٰن کہا جاتا ہے ۔ اور دوسری نوع کے افعال جس صفت سے ظہور پذیر ہوتے ہیں ۔ اسے رحیم سے موسوم کیا جاتا ہے ۔

اللہ تعالےٰ کے نام رحمٰن سے تمام ادیان باطلہ کا استیصال ہو جاتا ہے ۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کو رحمٰن نہیں مانتے ۔ اگر اللہ تعالےٰ کو وہ رحمٰن مانتے ۔ تو وہ اس قدر فاش غلطیوں میں کبھی بھی مبتلا نہ ہوتے ۔ انھوں نے رحمانیت الٰہیہ سے انکار کر دیا ہے ۔ اور یہی وجہ ہے ۔ کہ وہ قعر ضلالت میں جا گرے ہیں ۔ یہ بہت سچی بات ہے ۔ کہ جھوٹے مذاہب اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کے منکر ہوتے ہیں ۔ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۔ اور اللہ تعالےٰ کے خوبی بھرے صفات ہیں ۔ ان کے ساتھ اسے دعا مانگا کرو ۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو ۔ جو اس کے صفات میں الحاد اور گمراہی اختیار کرتے ہیں ۔ ان کو اپنے کئے کا پھل مل جائیگا ۔

مسیحی اللہ کو رحمٰن نہیں مانتے

اب ہم ناظرین عظام کے سامنے بالتفصیل بیان کرنا چاہتے ہیں ۔ تاکہ وہ خوب ذہن نشین کر لیں ۔ کہ کس طرح ادیان باطلہ اسم الٰہی رحمٰن کے آگے نہیں ٹھہر سکتے ۔ سب سے زیادہ زور مذہب مسیحیت پر خرچ کیا جاتا ہے ۔ کروڑوں روپیہ اس عقیدہ کے پھیلانے میں خرچ کیا جاتا ہے ۔ کہ ایک انسان کو اللہ بنایا جاوے ۔ اس مذہب کی بنیاد محض کفارہ پر ہے ۔ اگر کفارہ غلط ہو جاوے ۔ تو اس مذہب کی عمارت فوراً زمین پر گر پڑتی ہے ۔ انہوں نے خود بخود یہ فرض کر لیا ہے کہ انسان کمزور ہے ۔ وہ خدا کی شریعت کو پورا نہیں کر سکتا ۔ اس لئے ملعون قرار پاتا ہے ۔ اور خدا تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ کسی کو بخش نہیں سکتا ۔ اس لئے ضروری ہوا کہ اس گناہ عظیم کا کوئی کفارہ ہو ۔ جو کہ اللہ تعالےٰ کے جرم کو انسان کے اوپر سے اتار دے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک بیٹا بنایا ۔ تاکہ وہ انسانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو ۔ ہم کہتے ہیں ۔ ان کو یہ مصیبت کیوں پڑی ۔ صرف اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالےٰ کی صفت رحمان سے اعراض کیا ۔ اور اللہ تعالیٰ کو رحمان نہ مانا ۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو رحمٰن مانتے ۔ تو انہیں کبھی بھی یہ ابنیت ۔ الوہیت اور کفارے کے غلط مسائل نہ اختراع کرنے پڑتے ۔ کاش ان کو رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ یاد ہوتا ۔ تو پھر انہیں کسی انسانی کفارے کی ضرورت نہ ہوتی ۔ کاش وہ تورات اور صحف انبیاء کرام پر ہی ایمان لاتے ۔ جن میں صاف لکھا ہے اللہ تعالےٰ غضب میں بڑا دھیما اور بڑا رحم کرنیوالا ہے ۔ ہر ایک شخص کو خود اپنی صلیب آپ اٹھانی چاہئے ۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہ ہر ایک کو اپنی صلیب آپ اٹھانی ہوگی ۔

یہی وجہ ہے ۔ کہ اکثر عیسائی اپنی کتابوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں لکھتے ۔ بلکہ بسم اللہ السرمدی یا بسم اللہ العظیم لکھتے ہیں ۔ گویا عربی دان عیسائی اس بات کو خوب سمجھتے ہیں ۔ کہ اللہ کو رحمٰن ماننے سے ان کے مذہب کی خیر نہیں ۔

آریہ اللہ کو رحمٰن نہیں مانتے

مسیحیوں کے بعد ہندوستان میں آریہ مذہب کے لوگ بڑی کوشش اور جوش سے کام کر رہے ہیں ۔ اگرچہ ان کے اعتراضات مسیحیوں کے ہی نقول ہوتے ہیں ۔ انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کو رحمٰن نہیں مانا ۔ اور اس لئے انہیں بہت ہی غلط راہ اختیار کرنی پڑی ہے ۔ اگر یہ اللہ کو رحمٰن مانتے ۔ تو انہیں تناسخ کی ضرورت نہ پڑتی ۔ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ انسان اپنے اعمال اور کوشش سے اپنے تئیں تیار کرتا رہتا ہے ۔ اور اسی طرح انسان اپنی قسمت کا آپ خالق ہے ۔ یعنی ایک وقت میں وہ خالق بھی ہے ۔ اور مخلوق بھی ۔ یہ ایسا گورکھ دھندہ ہے ۔ کہ اس سے صحیح سلامت نکل جانا بہت مشکل امر ہے ۔ وہ چونکہ اس بات سے منکر ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض پر اپنی خاص رحمت بھی نازل کر دیتا ہے ۔ اس لئے انہیں فرض کرنا پڑتا ہے ۔ کہ ضرور پچھلے جنم میں اس نے نیک اعمال کئے ہونگے ۔ اگر وہ اللہ تعالےٰ کو رحمٰن مانتے ۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ بغیر محنت ۔ کوشش ۔ اور عمل کے بھی اپنا فضل اور رحم کرتا ہے ۔ تو ان کو کبھی بھی یہ ٹھوکر نہ لگتی ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اللہ اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے ۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔

اسی طرح برہمو سماج نے بھی بڑی سخت غلطی کھائی ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی سے کلام نہیں کرتا ۔ حالانکہ جب اللہ تعالےٰ محض اس چند روزہ زندگی کے لئے اتنے بڑے بڑے سامان مہیا کرتا ہے ۔ تو کیوں وہ روحانی زندگی کیلئے آب زلال نہیں نازل فرمائیگا ۔ اللہ کی رضا کے وسائل محض اللہ کے رحم سے میسر آسکتے ہیں ۔ ورنہ انسانی عقل وہاں کیا دم مار سکتی ہے ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۔ قرآن رحمٰن نے سکھایا ہے ۔

قصص باطلہ

نمبر ۶

انشقاق قمر کا واقعہ ایک مشہور واقعہ ہے۔ جس سے اکثر مسلمان واقف ہیں۔ لیکن بعض ظالموں نے اصل واقعہ کے ساتھ باطل ملا کر ایسا خلط کیا ہے۔ کہ عوام صداقت اور جھوٹ میں فرق ہی نہیں کر سکتے۔ اور دشمنان اسلام کے حملوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ مشہور کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض مصنفین نے اپنی کتابوں میں بھی لکھدیا ہے۔ کہ انشقاق قمر اسطرح ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے مطالبہ پر چاند کی طرف اشارہ کیا۔ اور وہ دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر اسکا نصف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گریبان میں گھسنے نکلکر ایک آستین میں سے باہر نکل گیا۔ اور دوسرا دوسری آستین میں سے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس واقعہ کا بنانے والا علم ہئیت سے بالکل ناواقف تھا۔ تب ہی تو اس نے اتنے بڑے ستارہ کو ایک آستین میں سے گذارنے میں کوئی درنگ نہ کیا۔ پنجابی میں ایک شعر ہے۔

تارہ کھار، چند گھماں۔ سورج دا کوئی اوڑ کناں۔

یعنی ستارہ تو ایک بڑے ٹوکرے کے برابر ہوتا ہے۔ اور چاند دو بیگھہ زمین کے برابر اور سورج کا تو کچھ پوچھو ہی نہیں۔ کہ وہ کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اسکا تو حساب ہی نہیں کیا جا سکتا۔ (غالباً شاعر کے ذہن میں اس کی گولائی بھی پچیس تیس میل سے زیادہ نہ ہوگی۔ اور اسی سے گھبرا کر اس نے کہدیا۔ کہ اسکا تو اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا)

شائد اس حدیث کے وضع کرنے والے نے اسی قسم کے خیالات کو سنکر اس غلط روائت کے پھیلانے پر جرأت کی۔ اور اگر اسے معلوم ہو جاتا۔ کہ چاند کا قطر دو ہزار ایکسو باسٹھ میل کا ہے۔ تو غالباً اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوتا۔

اب ہم اس واقعہ کی اصل حقیقت بیان کرتے ہیں اور سب سے پہلے قرآن کریم کو لیتے ہیں۔ کہ اس سے زیادہ اور کونسی کتاب ایک مسلمان کے نزدیک معتبر ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم میں انشقاق قمر کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ ساعت قریب آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ ان الفاظ سے صرف دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ اول تو یہ کہ ساعت قریب آگئی ہے۔ دوم یہ کہ قرب ساعت کا ثبوت یہ ہے کہ چاند پھٹ گیا ہے۔ اس سے زیادہ قرآن کریم نے بیان نہیں فرمایا۔ نہ چاند کا پھٹ کر زمین پر آنا۔ اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان سے گذر کر آستین سے نکل جانا۔

قرآن کریم کے بعد اگر کوئی چیز ہم پر حجت ہو سکتی ہے۔ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی شہادت نہیں دی۔ جو قرآن کریم کی اس آئت کی تفسیر یا تشریح کرتی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس جماعت کی شہادت معتبر ہو سکتی ہے۔ جو ہر وقت آپکے ساتھ رہی۔ اور جس نے آپکے قرب سے فائدہ اٹھایا۔ اور دین آپکے منہ سے سیکھا۔ یعنی صحابہ رضوان اللہ علیہم کی شہادت چنانچہ ہم دیکھتے ہیں تو ان کی شہادت میں بھی اس واقعہ کا کوئی ثبوت نہیں۔ کہ چاند پھٹ کر آپکے گریبان میں گھس گیا۔ اور پھر آستین سے باہر نکل گیا۔

صحیح بخاری میں لکھا ہے۔ کہ سأل اھل مکۃ ان یریھم آیۃ فاراھم انشقاق القمر۔ اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نشان کا مطالبہ کیا۔ جسپر آپ نے ان کو انشقاق قمر کا نشان دکھایا۔ ان الفاظ میں بھی قرآن کریم کے بتائے ہوئے واقعہ کی کوئی مزید تشریح نہیں کی گئی۔ بلکہ وہی مضمون ہے۔ جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے۔ اسیطرح صحیح مسلم میں بھی یہ واقعہ انہی الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

ہاں ایک اور حدیث میں اس واقعہ کی کسی قدر تشریح آتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ بینما نحن بمنیٰ اذ انفلق القمر فلقتین فکانت فلقۃ وراء الجبل وفلقۃ دونہ فقال لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشھدوا عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی روائت کی گئی ہے۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ ہم منیٰ میں تھے۔ کہ چاند پھٹ گیا۔ اور دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑہ پہاڑ سے دوسری طرف ہو گیا۔ اور ایک ورلی طرف اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دیکھو اس نشان کے گواہ رہو۔

اس حدیث میں کچھ زیادتی ضرور ہے۔ اور وہ یہ کہ اسمیں بتایا گیا ہے۔ کہ چاند کا ایک ٹکڑہ پہاڑ سے ایک طرف ہو گیا۔ اور دوسرا دوسری طرف۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ زیادتی حقیقتاً کوئی زیادتی نہیں۔ بلکہ اس حدیث میں اور پہلی حدیثوں میں صرف اتنا فرق ہے۔ کہ پہلی حدیثوں میں یہ بات تو بتائی گئی ہے۔ کہ چاند پھٹا۔ ہاں یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اس کے دو ٹکڑوں میں کسقدر فاصلہ ہو گیا۔ اور اس حدیث میں چاند کے پھٹنے کے ساتھ اس امر کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ کہ پھٹنے کے بعد اس کے دو ٹکڑوں میں اسقدر فاصلہ ہو گیا۔ کہ ایک پہاڑ کے ایک طرف نظر آتا تھا اور دوسرا دوسری طرف یعنی فاصلہ پر دونوں ٹکڑے نظر آتے تھے۔ پس درحقیقت اس زیادتی کو زیادتی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ یہ صرف پھٹنے کی تشریح ہے۔

بہرحال نہ قرآن کریم سے نہ احادیث سے اس قصہ کا کہ چاند پھٹکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان سے گذر کر آپ کی آستینوں میں سے نکل گیا۔ کوئی ثبوت ملتا ہے۔ اور سوائے اسکے ہم اسکی نسبت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ محض باطل اور غلط ہے۔

اب یہ سوال رہ جاتا ہے۔ کہ جو کچھ قرآن کریم اور احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے۔ سو اول تو جو کچھ قرآن کریم اور احادیث میں بھی اسکا ذکر آتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں ہم اسبات میں کوئی حرج نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی صداقت کے اظہار کے لئے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔ اگر ایسا ہوا۔ تو اسمیں تعجب کونسا ہوا۔ اللہ تعالےٰ کی کسی سنت کے یہ بات خلاف نہیں ہے ہاں اس امر کو دیکھتے ہوئے کہ اگر واقعہ میں چاند پھٹتا۔ تو ضرور تھا۔ کہ دنیا کے مختلف حصوں میں لوگ اس واقعہ کو دیکھتے اور اس بات کا کوئی یقینی اور قطعی ثبوت اسوقت تک نہیں مل سکا۔ کہ مختلف ممالک کے لوگوں نے اس واقعہ کو دیکھا پس اگر تاریخی شہادت کی عدم موجودگی میں اس کی تشریح یوں کر لی جائے۔ کہ یہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا۔ اور آپ کی صداقت کے اظہار کے لئے اسوقت جسقدر مومن و کافر وہاں موجود تھے۔ سب کو اس نظارہ میں شامل کر لیا اور سب نے اپنی آنکھوں سے اس نظارہ کو دیکھا۔ تو یہ تشریح کلام الٰہی کے طرز کے خلاف نہیں اور یہ بات ثابت ہے۔ کہ بعض دفعہ کشوف کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور دوسرے لوگ بھی ان کشفی نظاروں کو دیکھ لیتے ہیں۔ پس ہو سکتا ہے بلکہ قرین قیاس ہے۔ کہ یہ ایک وسیع کشف تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی گئی۔ اور دوسروں کو بھی اسمیں شامل کر لیا گیا۔ اور جب ہم دیکھیں۔ کہ عرب کی حکومت کا نشان چاند تھا۔ تو اسکا مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ اور اقتربت الساعۃ کے ساتھ انشقاق القمر کے ذکر کی مناسبت بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس انشقاق [illegible]

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اوّل رض

کا ایک پرانا خط

شیخ عبدالرحمٰن صاحب و سید ولی اللہ شاہ صاحب جب مصر کو تشریف لے چلے تھے تو ان کو حضرۃ خلیفہ اول رض نے دو خط نصائح و ہدایات سے پر لکھ کر دئے تھے - انہیں سے ایک اس اخبار میں شایع کیا جاتا ہے - اللہ تعالیٰ چاہے تو دوسرا خط کسی اگلے نمبر میں شائع ہو جائیگا - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و آلہ مع التسلیم

امّا بعد

عزیزان! علم نور ہے - اس کے لئے سفر کا ارشاد ہے - فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین و لینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم - سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے سفر کیا - حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کا سفر فرمایا

مختصر فہرست علوم

علم حفظ النفس - علم اصلاح النفس - علم ابقاء النفس - علم اوامر الٰہیہ و نواہی الٰہیہ - علم عقائد - علم الحساب - علم منطق - مبادی السنہ (اردو - عربی و انگریزی) ہدایات الموسم - ہدایات البلاد - علم علاج - علوم طبعیہ - علوم ریاضیہ - علم تجارت - تاریخ - قانون سیاحت - پس علوم کا توازن و تفاضل ہو پھر اہم فالاہم کو دیکھا جائے پھر ترتیب بجائے اور ترتیب سے پڑھے - ہاں اپنی دلچسپی پر بنا ہو - جس علم سے دلچسپی نہیں اس کا پڑھنا تضیع اوقات ہے اسلئے قلب کا فتویٰ تجربہ کاروں کا مشورہ لابد ہے - غور و فکر اور عاقبت اندیشی ضروری ہے -

موانع علم - بیماری - ضیق الحال - سوء معرفت - لذات ناقصہ انتقال الی الفوق قبل استحکام ماتحت - حب مال - کتب مختصرہ

پھر طالب علم صحیح الصدر والقلب والمعدہ ہو - مشورہ و ضرورۃ اوقات اور اہم کو مقدم کرے - ترتیب سے پڑھے تلون نہ ہو - حق تلاوت سے پڑھے - عمدہ علوم و فنون کے بدیہی اصول پڑھ کر دلچسپی کا رنگ دیکھے ✦

شریف الطبع ہو - کذب - اسراف - غضب - شہوۃ - کبر - کثرت کلام نمیمہ - غل - عجب - کسل - فسق و فجور - جزع - مخالطہ سفہاء سے بچنے والا ہو - شاب - فارغ القلب - صحیح المزاج - محب العلم - صاحب عزم و استقلال - منصف - متدین - امین - مخلص مطہر عن الانجاس الظاہرۃ والباطنۃ ہو ✦

یتعلم للہ و باللہ و فی اللہ عالما بوظائف الشریعۃ لا یباھی ولا یماری و یذاکر و یتدارس ولا یؤخر شغل یوم لیوم اٰخر - (اس فقرہ کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ علم سیکھے اللہ کے لئے - اللہ کی مدد سے - اور اللہ میں ہو کر شریعت کے احکام کا عالم ہو - نہ فخر کرنیوالا ہو اور نہ مقابلہ کرنیوالا - اور دوسروں سے علمی باتیں کر کے علم کو پکا کرتا رہے - اور علم کو بار بار پڑھتا رہے اور ایک دن کا کام دوسرے دن پر نہ ڈالے - ایڈیٹر)

ماہر فن - شریف الطبع صالح سے پڑھے - معلم وسیع الاخلاق ناصح ہو - تعلیم میں فہم و طاقت کو اور نشاط طالب کو مد نظر رکھے - عامل بالعلم ہو - تعلیم کے طریق سے آگاہ ہو - خلط بحث تعلیم و تعلم میں نہ ہونے پاوے -

والقراٰن کاف و شاف بحمد اللہ و ھو نور و ھدی و شفاء و رحمۃ قبیۃ الٰک فلیفرحوا و ھو خیر مما یجمعون - اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم ان فی ذالک لرحمۃ و ذکری لقوم یؤمنون (اس عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ قرآن کریم ہی انسان کیلئے کافی ہے - اور اس کی ہر مرض کا علاج ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کا اقرار کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب دی اور وہ نور ہے اور ہدایت ہے اور شفاء ہے اور رحمت ہے (آگے دو آیتیں لکھی ہیں جنکا ترجمہ یہ ہے) پس چاہیئے کہ لوگ اسی پر خوش ہوں اور یہ ان سب اشیاء سے جو لوگ جمع کرتے ہیں بہتر ہے کیا ان لوگوں کے لئے کافی نہیں ہوا کہ ہم نے تجھ پر ایک کتاب اتاری ہے جو انپر پڑھی جاتی ہے اس میں رحمت اور نصیحت ہے مومنوں کے لئے - ایڈیٹر)

سنا ہے کہ اصول التفسیر ابن قیم استفتاء و القرآن بصائر ذوی التمیز مجد فیروز آبادی عمدہ ہیں وہ میں نے نہیں دیکھیں اور شوق ہے - ایسا ہی قطف الثمر اور معترک الاقران جلال الدین سیوطی سنا ہے عمدہ ہیں ✦

آپ بہت دعاؤں سے عمدہ تفسیر اللہ تعالیٰ سے مانگو یا صرف بلکہ صرف قرآن پر تدبر کرتے رہو - مدیر المنار نے بنام محمد عبدہ ایک تفسیر ع ۲ - ۳ - ۴ شائع کی ہے مگر اس میں تعصب اور سب سے جا طول ہے - علاوہ بریں وہ ہمارا غالی دشمن اور مسیح پر بد زبان ہے ہمیشہ اس سے پس اس کو دشمن یقین کر کے جاؤ - ہاں فصیح اللسان ہے - والحق یقال ✦

احادیث میں :-

۱ - موطاء امام محمد اور امام یحییٰ - یہ دونو موطاء امام مالک ہیں - اگر ان کی شرح تمہید ابن عبدالبر اور استذکار ابن عبدالبر مل جائے ✦

۲ - مسلم کی صحیح (یعنی امام مسلم کی کتاب جو صحیح مسلم کے نام سے مشہور ہے - ایڈیٹر)

۳ - الجامع الصحیح البخاری بشرح فتح الباری لابن حجر العسقلانی الحافظ و شرح ابن رجب الحنبلی و شرح الاسکندرانی المالکی و شرح بدر العینی الحنفی بہت ہیں - ہاں ابو داؤد پر منذری و تہذیب السنن - ترمذی پر قاضی ابوبکر ابن ماجہ پر ابن ملقن ابن رجب اور عراقی کی وہ یادداشتیں جو اس کے غلط مقامات پر ہوں ✦

۴ - فقہ میں مذاہب اربعہ کے وہ مختصرات جو صاف اور آسان ہوں - مثلاً قدوری حنفیہ میں ✦

۵ - اصول میں اسی طرح صاف صاف مثلاً اصول شاشی حنفیہ میں رسائل اربعہ اتقان سے پڑھنا - اصول حدیث میں نخبہ - تجوید میں صالح قاری سے ایک دو آیات قرآنیہ ہر روز پڑھ لینا جزریہ - شاطبیہ ✦

ادب میں قرآن - بخاری - عمدہ اخبار میں اور منتخب جرائد پھر وقت ملے تو السبع المعلقات - حماسہ - دیوان افوہ الاودی - بعض مقامات ہمدانی و حریری و بعض ابواب اطباق الذہب اطواق الذہب مقامات زمخشری - اگر دلچسپی ہو اور قوت برداشت کرے تو تمام مفتاح العلوم اتقان سے پڑھیں - جب سبق پورا سمجھ میں نہ آوے آگے مت پڑھو - مفتاح کے شروح میں صرف مقامات مشکلہ پڑھو ✦

زبان صرف بولنے اور سننے سے آتی ہے - صرف و نحو کے پڑھنے سے ہرگز نہیں آتی - کیا ہم نے پنجابی صرف و نحو پڑھ کر سیکھی - کبھی صرف و نحو پر وقت ضائع نہ کرو - الکتاب سیبویہ بڑی عظیم الشان کتاب ہے - مگر اس کے شروح دیکھ لیئے اور بس ✦

تاریخ میں مقدمہ ابن خلدون قابل پڑھنے کے ہے - اور بدایہ و نہایہ ابن کثیر تاریخ کبیر بخاری قابل مطالعہ - تصوف میں فتوح الغیب ہے یا قشیریہ اگر ملے تو فصوص الحکم ✦

علم کلام میں صرف قرآن - صرف قرآن اور بس - ہاں

ابن تیمیہ حرانی کے رد الفلاسفہ رد تاسیس التقدیس المسالۃ المصریۃ والمسالۃ الصفدیہ مفید ہوں تو ہوں۔ ایسا خیال ہے والعلم الصحیح عند اللہ تعالیٰ۔

گاہے گاہے توفیق ملے تو مکہ معظمہ بیت المقدس اور دمشق۔ شام چلے گئے ؛

ہر ہفتہ حال لکھ دیا کرو۔ کوئی عجیب بات اس سے عمدہ نہیں کہ دعائیں مانگو۔ اللہ تعالیٰ کو مددگار بناؤ۔ اسی کو یار و مددگار طلب کرو ؛

قرآن مجید بہت پڑھو صرف مشکل مقامات کی تفسیر اور احادیث کے مشکل مقامات کی شرح دیکھو۔ عمر کی قدر کرو۔ صحت کو نعمت یقین کرو ؛

میرے لئے صرف دعا۔ جدیدہ مطبوعات سے آگاہی مفید کتاب کی نقل جو طبع ہونے والی نہ ہو۔ قیمت میں روانہ کرونگا۔

نور الدین - ۵ رجون ۱۹۱۳ء

ویدوں کے ترجمہ کی تحریک

اس سے زیادہ کسی مذہب کے پیرؤوں کیلئے اور کوئی بات قابل افسوس نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ جس مذہب کے پابند ہوں۔ اس کی کتب سے محض ناآشنا ہوں۔ اور انہیں اتنا بھی معلوم نہ ہو۔ کہ ان کتابوں میں کیا لکھا ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی مثال بعینہ ان لوگوں کی مانند ہے جو ایک ایسے قافلہ سالار کے پیچھے چلے جارہے ہوں جسکی نسبت وہ نہیں جانتے کہ یہ کون ہے۔ اور ہمیں کہاں لیجارہا ہے اور ہم سے کیا سلوک کریگا۔ اور ایسی تقلید کا جو نتیجہ ہوا کرتا ہے وہ بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے۔ اس وقت جبکہ ہر ایک مذہب کے لوگ بڑے زور شور سے اپنے اپنے مذہب کی صداقت کے دلائل پیش کر رہے ہیں۔ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے مذہب کی حقیقت سے دوسروں کو واقف کرنے کے لئے اپنی کتب مقدسہ کا ایسی زبانوں میں ترجمہ شائع کریں جو کہ رائج الوقت ہوں۔ عیسائیوں نے انجیل کو دنیا کی تمام زبانوں میں ترجمہ کرکے یہ آسانی پیدا کر دی ہے کہ جس زبان کے جاننے والا چاہے وہ اس کے مطالب سے آگاہی حاصل کر سکتا ہے اور جو کچھ انجیل میں مذکور ہے اس کو معلوم کر سکتا ہے مسلمانوں نے گو قرآن شریف کے تراجم اس کثرت سے تو شائع نہیں کئے۔ تاہم اتنا تو ضرور کیا ہے کہ جس جس زبان کے جاننے والے مسلمان ہیں۔ ان میں ترجمے کر دئے ہیں۔ جن سے غیر مذہب والے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن اس وقت وید ایسی کتابیں ہیں۔ جنکی قدامت پر فخر کرنیوالے تو نظر آتے ہیں لیکن وہ خود اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ "ہمارے ویدوں کا درست۔ صحیح اور سچا سلیس ترجمہ ابھی تک ایسا نہیں ہے کہ جو ہر ایک آریہ گھر کے مرد عورتیں اور بچے روزمرہ پاٹھ کر سکیں" اس لئے ہمارا یہ کہنا بالکل حق بجانب ہے کہ دنیا ان باتوں سے جو ویدوں میں درج ہیں بالکل ناواقف ہے۔ اور نہیں جانتی کہ ان میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے۔ کیونکہ جب ویدوں کے ماننے والے یہ کہیں کہ "سنسکرت کے پرچار کی کمی کے باعث ہم شاستروں کو سنسکرت میں ان کی خوبیوں کے ساتھ نہیں پڑھ سکتے۔ اور ایسے ترجمے نہیں ہیں کہ جن کو پڑھ کر ایک آدمی جو بدقسمتی سے سنسکرت نہیں جانتا۔ اور ایسے آدمیوں کی تعداد ہم میں بیشمار ہے اپنے دھرم کی پیاس مٹا سکے" تو دوسرے مذاہب والے لوگ کہاں ویدوں کو پڑھ کر انکی اصلیت کو معلوم کر سکتے ہیں۔

آریہ سماج میں یہ تحریک کئی دفعہ ہوئی ہے کہ ویدوں کا اردو میں ترجمہ کیا جائے۔ لیکن نہ معلوم کونسی وجوہات پیش آجاتی ہیں۔ کہ اس کا کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ اس وقت انگریزی میں ویدوں کے ترجمہ انگریزوں کے کئے ہوئے موجود ہیں جن کو آریہ سماجی لوگ معتبر قرار نہیں دیتے۔ اس لئے ایک دنیا بہت مدت سے اس بات کی منتظر ہے کہ ان کو ویدوں کا وہ ترجمہ ملے جو وید کے ماننے والوں کی طرف سے شائع ہو۔ اور جس کو وہ معتبر قرار دیتے ہیں تاکہ اس ترجمہ سے جو کچھ حقیقت آشکارا ہوتی ہو۔ اس سے ان کے لئے انکار کرنے کی کوئی گنجایش نہ رہے۔ آجکل پھر اسی پرانی تحریک کا تکرار یعنی ویدوں کا اردو ترجمہ کرنا آریہ سماجی حلقہ میں کیا جارہا ہے۔ اور ہم اس دن کے منتظر ہیں۔ جبدن کہ ویدوں کا ترجمہ شائع ہوگا۔ کیونکہ ان کثیر التعداد ہندوؤں کو جو سنسکرت نہیں جانتے یہ معلوم ہو جائیگا کہ ہم جس کتاب کے پیچھے چل رہے ہیں۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ آریوں کو ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ تاکہ ویدوں پر جو ناواقفی کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ جلدی ہٹ جائے ؛

(۹)

جگر کے پارہ پیارے مولا محمود کے قدموں میں

اے کہ عالم میں ہے تو ایک نشانِ مرزاؑ
تیرے کاموں سے بڑھی اور بھی شانِ مرزاؑ

کیا اثر ہے کہ دل و جان ہیں قائل اس کے
آگئی منہ میں ترے گویا زبانِ مرزاؑ

ناطقہ بند کیا اہل زباں کا تو نے
حق نے بخشا ہے تجھے حسنِ بیانِ مرزاؑ

کیوں نہ سب جانِ جہاں تجھ کو پکاریں جاناں
قوم کی روح ہے تو اور ہے جانِ مرزاؑ

نام محمود ترا کام بھی محمود ترے
حسن و احسان میں ہے، روح و روانِ مرزاؑ

کان سنتے ہیں تری بات زباں کہتی ہے
بے شبہ تو ہی تو ہے گوہر کانِ مرزاؑ

قصر احمدؑ میں جو پھینکا کسی مفسد نے بم
مصلح قوم وہیں پہنچا نشانِ مرزاؑ

یعنی تو فضل عمر۔ فارقِ حق و باطل
جس کے آنے سے ہے قائم وہی آنِ مرزاؑ

بہترین عالمِ قرآن و حدیث و سنت
وارثِ علم لدنی و جنانِ مرزاؑ

دوست دشمن کے لئے مائدۂ روحانی
کیوں نہ تیار رکھے وسعتِ خوانِ مرزاؑ

فتح کرنا ہے سب ادیاں کو تمہیں نے واللہ
ہاں بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ یلانِ مرزاؑ

طرز اکمل کا نہیں مدح سرائی لیکن
خواب دیکھا کہ تری شان ہے، شانِ مرزاؑ

مرہم عیسیٰ کیا ہے؟ ایک نادر نسخہ جسے ہر زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا۔ اور اس کی عمدہ تاثیرات کو بلا اختلاف تسلیم کیا تم بھی ضرور آزماؤ۔ کیونکہ یہ مرہم ایک بزرگ نبی (مسیح) کی یادگار ہے۔ جو ہر قسم کے زخموں۔ جراحتوں۔ چوٹوں۔ جلدی بیماریوں اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑے پھنسیوں۔ ناسوروں۔ درموں اور خنازیر۔ سرطان۔ طاعون۔ گھاؤ گنج خارش۔ بواسیر۔ جانوروں کے کاٹ لینے۔ جل جانے وغیرہ وغیرہ کیلئے خصوصیت کے ساتھ شفا اور لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۱۲؍ کلاں عہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ مینیجر الفضل سے طلب فرمادیں ؛

دعوت الی الخیر

انفرادی کوششیں

مختلف علاقوں میں جہاں واعظوں اور مبلغوں کے ذریعہ تبلیغ سلسلہ کا کام ہو رہا ہے۔ وہاں بعض مستعد اور جوشیلے احباب خود بخود بھی اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے۔ کہ خدا کے فضل سے جس چشمہ سے وہ سیراب ہوا ہے اسی سے ان لوگوں کو بھی سیراب کرنے کی کوشش کرے جو اندھیرے میں پڑے ہوئے ہونے یا راستہ سے گمراہ کر دینے والوں کی وجہ سے وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ ایک احمدی جو وقت احمدی کہلاتا ہے۔ اسوقت وہ اقرار کرتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"۔ اس کے ثبوت کے لئے اس کو اس عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ وہ دنیا کے فوائد کی دین کے مقابلہ میں کوئی پرواہ نہ کرے۔ دنیا کی عزت کو دین کے مقابلہ میں ہیچ سمجھے۔ دنیا کی تکالیف کو دین کے مقابلہ میں خوشی اور خورمی سے برداشت کرے۔ اور ہر ایک موقعہ پر دین کے پھیلانے کی کوشش کرتا رہے۔ اگر کوئی ایسا نہ کرے تو وہ گویا یا تو اپنے فرض سے ناواقف ہے۔ یا واقف ہونے کے باوجود اس کے سرانجام دینے میں کوتاہی کرتا ہے۔ ساری دنیا کے لوگ اگر اپنے اپنے دین کی اشاعت کرنا چھوڑ دیں۔ تو چھوڑ سکتے ہیں۔ ساری دنیا کے مسلمان کہلانے والے اگر اسلام کی تبلیغ سے بے خبر ہیں۔ تو وہ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کو کوئی عہد نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن ایک احمدی کبھی تبلیغ احمدیت سے جو کہ در اصل تبلیغ اسلام ہے۔ باز نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اس کا احمدی کہلانا اس سے اس بات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ وہ بیٹھتے اٹھتے۔ چلتے پھرتے کبھی بھی تبلیغ کے فرض سے غافل نہ رہے خدا تعالے کا شکر ہے کہ احمدی جماعت کے اکثر افراد نے حتی الوسع اس فرض کی بجا آوری کی۔ اور کر رہے ہیں۔ دوسروں کو بھی ان کی تقلید میں ضرور کوشش کر کے عند اللہ ماجور ہونا چاہیئے۔ مونگھیر میں آریہ سماجیوں کے ساتھ حکیم خلیل احمد صاحب احمدی کے مباحثوں کا تذکرہ ناظرین الفضل میں پڑھ چکے ہیں جو ان کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے۔

گذشتہ واقعات جو آریوں کو احمدیوں کے مقابلہ میں پیش آئے۔ ان پر پردہ ڈالنے کے لئے انھوں نے ایک اشتہار شائع کیا جس کے جواب میں احمدیوں کی طرف سے بھی اشتہار شائع ہوا۔ جو آریوں کے سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جو کہ حال میں ہی ہوا ہے۔ تقسیم کیا گیا۔ ان کے جلسہ میں منجملہ اور لیکچراروں کے ایک پنڈت مرلی لال بھی تھے۔ انھوں نے جلسہ کے تیسرے دن تمام مسلمانوں کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تم میں کچھ ہمت اور طاقت ہے۔ تو مجھ سے مباحثہ کر لو۔ میں تمہارے مقابلہ کے لئے موجود ہوں۔ یہ سنکر غیر احمدی علماء اس کے پاس گئے۔ اور مباحثہ کی شرائط وغیرہ طے کی گئیں۔ پنڈت صاحب مذکور نے کہا۔ کہ اگر مسلمان حفظ امن کی ذمہ واری اٹھا دیں۔ تو میں ان کے یہاں جاکر مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اس کی ذمہ واری ایک غیر احمدی مولوی نے اٹھائی۔ اور ۱۷۔ نومبر کو انجمن حمایت اسلام کے مکان میں مناظرہ کی ٹھہری اور غیر احمدی مسلمانوں نے مناظرہ کے لئے اپنے میں سے کسی کو قابل نہ سمجھ کر حکیم صاحب موصوف کو کہا۔ اور انھوں نے منظور کر لیا۔ ہم ناظرین کو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مکان جہاں مباحثہ قرار پایا۔ احمدیوں کے خلاف وعظوں اور لیکچروں کے لئے مسلمانوں کے زیر استعمال رہا ہے۔ اور ابتک بھی مولوی صاحبان اسی میں احمدیوں پر زہر اگلتے رہے ہیں۔ اور اسی انجمن کے مولوی جس کا وہ مکان ہے۔ احمدیوں کے خلاف مسجد کے مقدمہ میں ایڑی چوٹی تک زور لگا رہے ہیں۔ لیکن جب آریوں نے ان کا قافیہ تنگ کیا۔ اور انہوں نے اپنے میں سے کسی میں ان کے جواب دینے کی طاقت نہ دیکھی۔ تو ایک احمدی کو ہی انہیں بلانا پڑا۔ جو کہ اگر ان کی مسجد میں داخل ہو جائے۔ تو وہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ لیکن مصیبت کے وقت انہوں نے سب کچھ گوارا کر لیا۔ حکیم صاحب کا مباحثہ پہلے روز اسلام اور ویدوں کے الہامی ہونے کے متعلق ہوا دوسرے روز پنڈت صاحب آئے۔ اور یہ کہکر کہ میں اب بول نہیں سکتا۔ معہ اپنے ہمراہیوں کے اٹھ کر چلے گئے۔ اور اپنے فرار سے اپنی کمزوری کا اثر حاضرین پر چھوڑ گئے ۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ غیر احمدی عوام میں سے بعض کو اس بات کا رنج ہے۔ کہ کیوں ہماری طرف سے ایک احمدی کو اسلام کا وکیل اور مناظر بنا کر کھڑا کیا گیا۔ ہے کیا کوئی بھی ہم میں ایسا مولوی نہیں ہے۔ جو آریوں کو جواب دے سکتے۔ تاکہ ہمیں احمدیوں کا شرمندۂ احسان نہ ہونا پڑے اور بعض نے تو یہاں تک بھی کہہ دیا ہے۔ کہ اب ہم مولویوں کی کسی بات پر اعتبار نہ کریں گے۔ یہ اسی منہ سے احمدیوں کو کافر کہتے اور ان سے ملنے جلنے سے منع کرتے ہیں۔ اور اسی منہ سے ان کی جا کر خوشامدیں کرتے ہیں۔ کہ آیئے ہمیں آریوں سے نجات دلا دیجئے۔ ہم ان کے قول پر اعتبار کریں یا ان کے فعل کو دیکھیں۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر آج کل کے علماء اور مولویوں کی باتوں پر لوگ نہ جائیں۔ بلکہ ان کے طرز عمل کو دیکھیں۔ تو انہیں بہت جلدی معلوم ہو جائے۔ کہ ان کے کھانے کے دانت اور ہیں۔ اور دکھانے کے اور۔ اور یہ کرتے کچھ اور ہیں۔ کہتے کچھ اور۔ اسطرح لوگ ان کی اندھی تقلید سے بہت جلد ہی نجات حاصل کر کے صراط مستقیم پر آسکتے ہیں۔ مونگھیر کے مباحثہ میں غیر احمدیوں کا ایک احمدی کو مقابلہ کے لئے بلانے کی وجہ سے بعض سمجھ دار لوگ اس پر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ان پر بہت عمدہ اثر بھی ہوا ہے۔

غیر احمدی علماء کا غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے کھڑا ہو کر کامیاب ہونا خود ان کے خیال میں بھی ناممکن اور محال ہے۔ (جیسا کہ اس مباحثہ سے معلوم ہوتا ہے)۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے پاس اس وقت وہ اسلام ہے جس میں روح نہیں۔ اور وہ ان کے ہاتھوں میں ایک مردہ کی طرح ہے۔ اس لئے جب تک وہ اس زندہ اسلام کو اختیار نہ کریں گے۔ جو کہ احمدیوں کے پاس ہے۔ اور جس کے مقابلہ کی کسی کو تاب نہیں۔ اسوقت تک وہ ہمیشہ مقابلوں میں گرتے ہی رہیں گے۔ اور گرتے گرتے ایک دن اس حالت کو پہنچ جائیں گے۔ جو کہ نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ ہم با سمجھ اور عقلمند انسانوں کو خبردار کرتے ہیں۔ کہ وہ غفلت میں دن نہ گذاریں۔ اور عقل و ہوش سے کام لیں۔ اور اس عظیم الشان انسان کو مان لیں۔ جس نے اس زمانہ میں اسلام میں جان ڈالدی ہے